47761 ـ اس كے ذمہ تجارتی سامان كی زكاۃ ہے ليكن اس كے پاس رقم نہيں

سوال

ايك شخص كی ملكيت ميں زمين كا ايك پلاٹ ہے جس پر سال مكمل ہو چكا ہے اور اس پر زكاۃ واجب ہو چكی ہے كيونكہ يہ تجارتی سامان ميں سے ہے، اس كی زكاۃ كيسے ادا كی جائے گی، يہ علم ميں رہے كہ مالك كے پاس نقد رقم بہت ہی قليل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كتاب و سنت سے ثابت ہے كہ تجارتی سامان ميں زكاۃ واجب ہے.

كتاب اللہ كے دلائل:

مندرجہ ذيل فرمان باري تعالى كا عموم:

اے ايمان والو اپنی پاكيزہ كمائی ميں سے خرچ كرو، اور ہم نے جو تمہارے ليے زمين سے نكالا ہے البقرۃ (267).

مجاہد رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اپنی پاكيزہ كمائی ميں سے خرچ كرو. اس سے مراد تجارت ہے.

اور حديث ميں ابو داود رحمہ اللہ تعالى كی روايت كردہ مندرجہ ذيل حديث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہميں اس چيز كی زكاۃ نكالنے كا حكم ديتے جو ہم نے فروخت كے ليے ركھی ہوتی تھی"

سنن ابو داود حديث نمبر (1562).

اور اس حديث كی سند ميں كلام كی گئی ہے، ليكن بعض اہل علم نے اسے حسن قرار ديا ہے، مثلا ابن عبد البر رحمہ

اللہ تعالی نے، اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (19 / 331).

لہذا جو تجارت کے لیے تیار کردہ ہو جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے.

تو اس بنا پر میرے سائل بھائی، آپ کی زمین جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہے، وہ اس طرح کہ آپ سال کے آخر میں اس کی قیمت معلوم کریں اور اس قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ زکاۃ ادا کریں مثلا اگر پلاٹ کی قیمت ایك لاکھ دینار ہو تو آپ پر اڑھائی فیصد (2.5 %) زکاۃ نکالنی واجب ہے، یعنی دو ہزار پانچ سو دینار، اور اسی طرح باقی حساب بھی .

اور اگر آپ کے پاس نقدی ہے تو یہ زکاۃ نکالنی واجب ہے، اس میں پلاٹ فروخت کرنے تك تاخیر کرنی جائز نہیں ہے، لیکن اگر آپ کے پاس زکاۃ نکالنے کے لیے نقد رقم نہیں تو آپ کے خوشحال ہونے تك یہ آپ کے ذمہ قرض رہے گا اور اگر زمین فروخت کرنے تك آپ کو رقم میسر نہ آئے تو زمین فروخت کرنے کے بعد ان سب سالوں کی زکاۃ نکالنا ہو گی جن میں زکاۃ واجب ہوئی تھی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" تجارت کے لیے تیار کردہ زمین میں زکاۃ واجب ہے، اس کی دلیل سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی مشہور حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کا صدقہ نکالنےکا حکم دیا کرتے تھے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے "

یہاں صدقہ سے مراد زکاۃ ہے" اھـ

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے:

" جب زمین وغیرہ مثلا گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے رکھی گئی ہو تو ہر برس اس کی قیمت کے مطابق زکاۃ سال مکمل ہونے پر اس کی زکاۃ نکالنا واجب ہے، اور اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، لیکن جو رقم نہ ہونے کے باعث زکاۃ ادا کرنے سے عاجز ہو، تو اسے اس چیز کی فروخت تك مہلت دی جائیگی اور فروخت کرنے کے بعد وہ ان سب سالوں کی زکاۃ ادا کرے گا، اور ہر سال کے مکمل ہونے کے وقت کی قیمت کے مطابق زکاۃ دینا ہو گی، چاہے وہ زمین یا گاڑی یا گھر کی قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (14 / 160 ـ 161).

واللہ اعلم .